

38213 - کیا افضل جگہ اور اوقات میں نیکی اور برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے ؟

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ رمضان المبارک میں نیکیوں کی طرح برائیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے ؟ اور کیا اس کی کوئی دلیل ملتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

جی ہاں افضلیت والی جگہ اور اوقات میں نیکیوں اور برائیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے ، لیکن نیکی اور برائی کے اضافہ میں فرق پایا جاتا ہے ، لہذا نیکیوں میں اضافہ کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے ہوتا ہے کمیت سے تعداد مراد ہے لہذا ایک نیکی دس گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھتی ہے ، اور کیفیت سے مراد یہ ہے کہ اس نیکی کا ثواب بڑھتا اور عظیم ہوتا ہے ۔

لیکن برائی میں صرف کیفیت کے اعتبار سے اضافہ ہوتا ہے یعنی اس کا گناہ عظیم اور سزا بہت سخت ہوتی ہے ، لیکن تعداد کے اعتبار سے برائی ایک ہی رہتی ہے اور ایک سے زیادہ نہیں بڑھتی ۔

مطالب اولی النہی میں یہ کہا گیا ہے کہ :

فضلیت والی جگہ میں نیکی اور برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے مثلاً مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مساجد میں ، اور اسی طرح فضیلت والے اوقات میں بھی نیکی اور برائی میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً : جمعہ کا دن اور حرمت والے مہینے ، اور رمضان المبارک ۔

نیکیوں میں اضافہ کے بارہ میں تو کسی بھی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ، لیکن برائیوں میں اضافہ کے مسئلہ میں ابن عباس اور ابن مسعود کے متبعین کے ایک گروہ اس کا قائل ہے ، اور بعض محققین کا کہنا ہے کہ ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا برائیوں میں اضافہ کے قول سے مراد یہ ہے کہ اس کی کیفیت میں اضافہ ہوتا ہے نہ کہ کمیت میں ۔ اھ

دیکھیں مطالب اولی النہی (2 / 385) ۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان شخص کے روزے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں؟ اور کیا رمضان المبارک میں گناہوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے؟

توشیح رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں میں بھی مسلمان شخص کے لیے مشروع ہے کہ وہ برائی پر ابھارنے والے نفس کے خلاف مجاہدہ کرے تا کہ اس کا نفس امارہ برائی پر ابھارنے کی بجائے نفس مطمئن بنے اور اسے بھلائی اور خیر کا حکم دے اور اس کی رغبت رکھے ، اور مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس لعین کے خلاف لڑائی کرے تا کہ وہ اس کے شر و برائی سے محفوظ ہوسکے ۔

لہذا مسلمان شخص تو اس دنیاوی زندگی میں مسلسل جہاد کی حالت میں رہتا ہے ، نفس کے ساتھ جہاد ، خواہشات کے خلاف جہاد ، شیطان لعین کے خلاف جہاد ، اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اور ہر لمحہ توبہ و استغفار کرتا رہے ، لیکن اوقات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں :

لہذا ماہ رمضان المبارک سال بھر کے مہینوں میں سب سے افضل ماہ کا درجہ رکھتا ہے ، یہ ماہ مبارک مغفرت و رحمت ، اور آگ سے آزادی و چھٹکارے کا مہینہ ہے ، لہذا جب مہینہ فضیلت والا ہو اور جگہ بھی افضل ہو تو اس میں نیکیاں بھی بڑھتی اور زیادہ ہوتی ہیں ، اور اس کے ساتھ برائیوں کا گناہ بھی زیادہ ہوجاتا ہے ۔

لہذا رمضان المبارک میں کی گئی برائی کا گناہ دوسرے اوقات میں کی گئی برائی سے زیادہ ہوتا ہے ، جس طرح رمضان المبارک میں کی گئی نیکی و بھلائی کا ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے ، اور جب رمضان المبارک کو یہ فضیلت و مرتبہ حاصل ہے تو اس ماہ مبارک میں اطاعت و فرمانبرداری کو بھی بہت بڑا درجہ حاصل ہے اور اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے ، تو اسی طرح اس ماہ مبارک میں معصیت و گناہ کی سزا بھی دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے ۔

لہذا مسلمان شخص کو اس فرصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اسے موقع غنیمت جانتے ہوئے اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری اور اعمال صالحہ کرنے چاہییں اور گناہوں اور نافرمانیوں سے اجتناب کرنا چاہیے ہوسکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے اور اسے حق پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے ۔

لیکن برائی تعداد کے اعتبار سے ایک ہی رہتی ہے اس میں نہ تو رمضان المبارک اور نہ ہی کسی اور مہینہ میں اضافہ ہوتا ہے ، بلکہ نیکیاں اور بھلائیاں دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ تک بڑھ جاتی ہیں ، کیونکہ سورۃ الانعام میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

جوشخص نیک کام کرے گا اس کواس کے دس گناہ ملیں گے ، اورجو شخص برا کام کرے گا اس کواس کے برابر ہی سزا ملے گی اوران لوگوں پر ظلم نہ ہوگا الانعام (160) -

اس معنی کی آیات تو بہت زیادہ ہیں لیکن اسی پراکتفا کرتا ہوں -

اوراسی طرح فضیلت والی جگہ مثلاحرم مکہ اورحرم مدینہ شریف میں بھی کیفیت اورکمیت کے اعتبارسے نیکی وبہلائی میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے ، لیکن برائیاں کمیت کے اعتبارسے زیادہ نہیں ہوتیں بلکہ کیفیت کے اعتبارسے فضیلت والے اوقات اورجگہ میں زیادہ ہوتی ہیں جس کا اشارہ پیچھے کیا جا چکا ہے -

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے - انتہی - دیکھیں : مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ (15 / 446) -

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے الشرح الممتع (7 / 262) میں کہا ہے کہ :

فضیلت والی جگہ اوراوقات میں نیکیوں اوربرائیوں میں اضافہ ہوتا ہے -

لہذا نیکیاں کمیت اورکیفیت کے اعتبارسے بڑھتی ہیں ، لیکن برائیاں کیفیت کے اعتبارسے بڑھتی ہیں نہ کہ کمیت کے اعتبارسے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ الانعام جوکہ مکی سورت ہے میں ارشاد جاری کیا ہے :

جوشخص نیک کام کرے گا اس کواس کے دس گناہ ملیں گے ، اورجو شخص برا کام کرے گا اس کواس کے برابر ہی سزا ملے گی اوران لوگوں پر ظلم نہ ہوگا الانعام (160) -

اورایک دوسرے مقام میں کچھ اس طرح فرمایا :

جوبھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے الحج (25) -

یہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس میں اضافہ کریں گے بلکہ یہ فرمایا ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے تواس طرح مکہ یا مدینہ شریف میں کیفیت کے اعتبارسے زیادہ ہوتی ہیں -

اس کا معنی یہ ہوگا کہ یہ اس کے لیے زیادہ تکلیف دہ اورسزا کا موجب ہوگا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے :

جوبھی ظلم کرے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے الحج (25) - اھ

واللہ اعلم .